رپورٹ

وفد فلسطین

موتمر عالم اسلامی منعقدہ ۱۲؍ شعبان ۱۳۵۷ھ مطابق ۷؍ اکتوبر ۳۸ء قاہرہ (مصر)

مرتبہ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

صدر جمعیۃ علمائے ہند دہلی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

۲۵ جولائی ۱۹۳۸ء کو قاہرہ سے میرے نام جناب محترم محمد علی علویہ پاشا صدر لجنۂ برلمانیہ مصریہ للدفاع عن فلسطین کی طرف سے یہ دعوت نامہ موصول ہوا

القاہرۃ فی ۱۹ یولیو ۱۹۳۸

حضرۃ صاحب السماحۃ مولانا کفایت اللہ المعظم مفتی الہند الاعظم ورئیس جمعیۃ العلماء دہلی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

وبعد فلعلہ قد وصل الی مسامعکم ان فریقاً کبیراً من حضرات الشیوخ والنواب المصریین اعتزم عقد مؤتمر برلمانی عام للبحث فی قضیۃ فلسطین وقد اتصلت مع عدد کبیر من حضرات النواب والشیوخ والزعماء فی البلاد العربیۃ والاسلامیۃ فوصلتنی منہم رسائل عدیدۃ یوافقون بہا علی فکرۃ عقد المؤتمر ویقترح بعضہم عقد المؤتمر فی القاہرۃ فی شہر اکتوبر لاسباب ابدوہا لہا وجاہتہا وجدارتہا وقد اقتنعت بصواب ہذہ الفکرۃ ولعلہ من الملائم ان یکون عقد المؤتمر فی یوم الجمعۃ الموافق ۱۲ شعبان ۱۳۵۷ھ (۷۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء)

حضرت صاحب السماحۃ مولانا کفایت اللہ صاحب معظم مفتی اعظم ہند اور رئیس جمعیۃ علماء دہلی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ غالباً یہ بات آپ کے گوش گذار ہو چکی ہوگی کہ مصر کے شیوخ اور زعماء قوم کی ایک بڑی جماعت نے ارادہ کیا ہے کہ فلسطین کے معاملات پر بحث کرنے کیلئے ایک پارلیمنٹری کانفرنس منعقد کیجائے اور بلاد عربیہ اور اسلامیہ کے زعماء و شیوخ کی بہت بڑی تعداد نے اس رائے سے موافقت کی ہے اور میرے پاس ان کے بہت سے مراسلے آچکے ہیں جنمیں وہ انعقاد موتمر کی تجویز سے اتفاق رائے فرماتے ہیں اور ان میں سے بعض اصحاب نے یہ تجویز بھی فرمائی ہے کہ یہ موتمر ۱۲ ماہ اکتوبر سنہ ۳۸ء میں قاہرہ میں منعقد ہو۔ یوم انعقاد جمعہ مبارکہ ۱۲ شعبان سنہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء ہو۔

وسنسعى فى الحصول على تصريح بذلك
من الحكومة المصرية وقد روعي من
الضروري والمناسب ان يشترك ايضا
فى هذا المؤتمر زعماء العرب المسلمين
فى الاقطار الاسلامية والعربية التي ليس
فيها برلمانات اتماما للفائدة المرجوة
لذلك يسرني جدا ان اوجه الى حضرتكم
هذه الرسالة على امل ان تتفضلوا
ببث الدعوة للاشتراك فى المؤتمر بين
حضرات الاخوان الزعماء فى قطركم
الكريم وان تتفضلوا بالكتابة الي فى
فرصة قريبة بوجهة نظركم فى هذا
الخصوص وان تزودوني بلائحة باسماء
الاخوان الذين ترون من المصلحة
دعوتهم للمؤتمر العتيد وارجو ان تتفضلوا
بقبول فائق الاحترام

محمد علي علوبه
رئيس اللجنة البرلمانية المصرية
للدفاع عن فلسطين

ہم کوشش کریں گے کہ حکومتِ مصر سے
اس کی منظوری حاصل کرلیں۔ یہ بھی ضروری
اور مناسب سمجھا گیا کہ اس مؤتمر میں اُن ممالک
اسلامیہ اور اقطار عربیہ کے نمائندے بھی شریک
ہوں جنمیں پارلیمنٹ قائم نہیں ہے تاکہ انعقاد
مؤتمر سے جو فائدہ مدِ نظر رکھا گیا ہے وہ علی الوجہ
الاتم حاصل ہو۔ اس لحاظ سے میں یہ دعوت نامہ
آپکی خدمتمیں ارسال کرنے میں دلی مسرت محسوس
کرتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ آپ براہ کرم اپنی
طرف کے زعماء مسلمین میں مؤتمر کی دعوت پہنچا دینگے
اور مجھے جلد تر اس معاملہ میں اپنے نقطۂ نظر سے
بھی مطلع فرمائینگے اور جن حضرات کو اس مؤتمر
میں شریک کرنا آپکے نزدیک مصلحت ہو اُن کے
اسماء گرامی سے مجھے مطلع فرما کر میری امداد فرمائینگے
اُمید ہے کہ آپ براہ کرم میری جانب سے تکریم واحترام
قبول فرمائیں گے۔

محمد علی علوبہ
رئیس لجنۂ برلمانیہ مصریہ
للدفاع عن فلسطین

میں نے یہ دعوت نامہ جمعیۃ علماء کی مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ ۲ اگست ۱۹۳۸ء میں پیش کردیا۔ مجلس عاملہ نے اس پر غور و بحث کے بعد حسب ذیل تجویز منظور کی۔

تجویز نمبر ۶۔ مؤتمر عالم اسلامی متعلق فلسطین جو قاہرہ میں منعقد ہونے والی ہے اس کی شرکت کیلئے محمد علی علوبہ پاشا کا دعوت نامہ جو مفتی صاحب کے نام آیا ہے، پیش ہو کر قرار پایا کہ اس مؤتمر میں شرکت کرنی چاہیے اور مصارف کا بندوبست ہو جائے تو داعی کو اطلاع دیدی جائے کہ دو اصحاب جمعیۃ کی طرف سے مؤتمر میں شرکت کریں گے شرکاء کے نام یہ ہیں۔ مفتی صاحب۔ مولانا عبد الحلیم صاحب۔

اس تجویز کے منظور ہونے کے بعد میں نے جناب محمد علی علوبہ پاشا صدر لجنہ برلمانیہ مصریہ کو اُن کے دعوت نامہ کا حسب ذیل جواب ارسال کیا۔

دفتر جمعية علماء هند دهلي ٢٨ اگست ١٩٣٨ء

حضرة صاحب السماحة مولانا محمد علي علوبه رئيس اللجنة البرلمانية المصرية للدفاع عن فلسطين - القاهرة۔

السلام عليكم ورحمة الله وبعد فقد وصل الى كتابكم الكريم وعلمت ما فيه وانا اتفق بفكرة عقد المؤتمر للبحث في قضية فلسطين ويسرني ان اخبركم ان كتابكم عرض على الجمعية العاملة لجمعية العلماء الهند المركزية وانها قررت قبول هذه الدعوة المهمة وعزمت توفيد رجلين صالحين للنيابة عنها وعن مسلمي الهند وامرتني ان اطلعكم انها قبلت

از دفتر جمعیۃ علماء دہلی ۲۸ اگست ۱۹۳۹ء

حضرت صاحب السماحۃ مولانا محمد علی علوبہ رئیس لجنہ برلمانیہ مصریہ للدفاع عن فلسطین - القاہرہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ، آپ کا مکرمت نامہ پہونچا میں اسکے مضمون سے مطلع ہوا فلسطین کے معاملات پر غور و بحث کیلئے انعقاد مؤتمر کی تجویز سے مجھے اتفاق ہے۔ میں مسرت کے ساتھ آپکو مطلع کرتا ہوں کہ آپکا دعوت نامہ جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کیسامنے پیش کیا گیا اور مجلس نے اس دعوت مہمہ کی منظوری کے متعلق تجویز پاس کر دی ہے اور یہ عزم کر لیا ہے کہ وہ دو مندوب جو مؤتمر میں جمعیۃ علماء اور مسلمانان ہند کی نمائندگی کریں شرکت مؤتمر کیلئے روانہ

دعوتكم المباركة متشكرة ممتنة
وسيصل الى القاهرة (ان شاء
الله تعالى) مندوبان فى يوم عقد
المؤتمر يوم الجمعة الموافق ١٢ شعبان
سنة ١٣٥٧ (٧ اكتوبر سنة ١٩٣٨ع) وانى ابتهجت
بأمركم ببث الدعوة بين زعماء هذا
القطر وارجو ان يعزم بعض الزعماء
على الشركة ويمكن ان يرافق مريد
الشركة مندوبى جمعية العلماء
ثم انكم سألتمونى ان اكتب اليكم
اسماء الاخوان الذين يلائم وصول
مكاتيب الدعوة اليهم منكم -
فأرسم اسماء بعض الزعماء ينبغى
ان توجهوا اليهم مكاتيب الدعوة
للشركة فى المؤتمر -

(١) مولانا السيد سليمان الندوى
دار المصنفين اعظمگڈھ (يو - پی)

کر لی گئی۔ مجلس نے مجھے یہ بھی حکم دیا ہے کہ میں
آپ کی خدمت میں یہ اطلاع بھیجدوں کہ
مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند نے آپ کی دعوت
کو تشکر اور امتنان کیساتھ قبول کرلیا ہے
انشاء اللہ تعالیٰ جمعیۃ علماء کی طرف سے
دو مندوب یوم انعقاد مؤتمر جمعہ ۱۲ شعبان
۱۳۵۷ھ مطابق ۷ اکتوبر ۳۸ء کو قاہرہ
پہنچ جائیں گے۔ میں نے آپکے ارشاد کی تعمیل میں
اس طرف کے زعماء میں مؤتمر کی دعوت پہنچادی
ہے اور مجھے امید ہے کہ بعض زعماء مسلمین شرکت
مؤتمر کے ارادہ سے جمعیۃ العلماء کے مندوبوں
کے ساتھ شریک سفر ہو جائیں۔
آپنے اس امر کی خواہش فرمائی ہے کہ جن اکابر
کو مؤتمر میں شریک کرنا میرے خیال میں قرین
مصلحت ہو اُن کے اسماء گرامی سے آپ کو
مطلع کردوں تاکہ آپ اُن کے نام دعوت
نامے ارسال فرمادیں اسلئے ذیل میں چند
نام تحریر کرتا ہوں مناسب ہے کہ آپ ان کے
نام دعوت نامے جاری فرمائیں۔

(۱) حضرت مولانا سید سلیمان ندوی۔
اعظم گڈھ۔ دار المصنفین

مولانا السید حسین احمد صدر
المدرسین دار العلوم دیوبند یوپی
مولانا ابو المحاسن محمد سجاد نائب امیر
الشریعۃ پھلواری شریف پٹنہ بہار
مولانا شبیر احمد صدر المدرسین
جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل ضلع سورت
مسٹر محمد یونس ایم، ایل، ای پٹنہ
مولانا عبد الحق المدنی مہتمم مدرسہ
شاہی مسجد مراد آباد یوپی۔

وسأخبركم بتاريخ رحلتي من دهلي
باسماء رفقائي ان شاء الله وتفضلوا
يا سيدي بقبول فائق الاحترام۔

مخلصكم محمد كفايت الله
رئيس جمعية علماء الهند

٢٨-٨-٣٨

(٢) حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب
صدر المدرسین دار العلوم۔ دیوبند
(٣) حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب
نائب امیر شریعت بہار۔ پھلواری شریف پٹنہ
(٤) حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی
صدر المدرسین جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل سورت
(٥) مسٹر محمد یونس صاحب ایم ال اے پٹنہ بہار
(٦) حضرت مولانا عبد الحق صاحب مدنی ناظر
مدرسہ شاہی۔ مراد آباد۔

میں دہلی سے روانگی کی اور اپنے رفقا کے
اسماء گرامی کی اطلاع آپ کو بوقت روانگی
بذریعہ تار دونگا۔ براہ کرم میری جانب سے احترام
فائق قبول فرمائیں۔

آپ کا مخلص محمد کفایت اللہ
صدر جمعیۃ علماء۔ دہلی

اس خط کے قاہرہ پہنچنے پر جناب محمد علی علوبہ پاشا صدر لجنہ برلمانیہ کے سکرٹری کی طرف سے یہ جواب موصول ہوا۔

القاهرة - ٣ ردسمبر ١٩٣٨ء
سيدي المفضال صاحب السماحة مولانا
محمد كفايت الله رئيس جمعية العلماء
الهند السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

قاہرہ - ٣ دسمبر ١٩٣٨ء
سیدی المفضال صاحب السماحہ مولانا
محمد کفایت اللہ رئیس جمعیۃ علماء ہند۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ولدى نقل وصل كتابكم الكريم في
نظر الغياب معالي علوبه باشا في
رحلة قصيرة الى اوربا اتصلت به
تيليفونيا واخبرته بمضمون خطابكم
الكريم فسر روح سماحتكم وغيرتكم
على قضية فلسطين ونرجوان يجزيكم
الله عن هذه الجهود المباركة خير الجزاء
سيدي! سيكون للمؤتمر شرف الانتفاع
بشخصيتكم الفذة وآرائكم السديدة
وقد ارسلنا بطاقات الدعوة الى حضرات
من تفضلتم بكتابة اسمائهم في كتابكم
الكريم ونرجوان يكون لقضية المسلمين
اقوى عون ونصير وارجوان تتفضلوا
بقبول عظيم اجلالي وشكري

سكرتارية المؤتمر

حسان ابو رحاب

آپ کا مکرمت نامہ پہنچا۔ چونکہ جناب محمد علی
علوبہ پاشا ایک مختصر سے سفر میں یورپ گئے
ہوئے ہیں اس لئے میں نے ٹیلیفون ملا کر
اُن سے گفتگو کی اور آپ کے مکرمت نامہ کا مضمون
اُن کو سنا دیا۔ وہ آپ کی اس مہربانی اور قضیہ
فلسطین کے ساتھ ہمدردی اور دلسوزی سے
بہت مسرور ہوئے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ حق تعالےٰ
آپ کو ان مساعی مبارکہ کی بہترین جزاء عطا
فرمائیگا۔ مؤتمر کو آپ کی یکتا شخصیت اور درست
و صحیح رائے سے فائدہ حاصل کرنے کا شرف
(انشاء اللہ تعالیٰ) حاصل ہوگا جن حضرات اکابر
و زعماء کے اسماء گرامی آپنے تحریر فرمائے تھے
اُن کے نام ہم نے دعوت نامے جاری کر دیئے
ہیں اور ہمیں اُمید ہے کہ مسلمانوں کی توجہ قضیہ
فلسطین کو حل کرنے میں بڑی مددگار ثابت ہوگی
اُمید کہ آپ براہ کرم میری طرف سے شکریہ اور
عظیم اجلال قبول فرمائیں گے۔

حسان ابو رحاب۔ سکرٹری

اس خط کے ساتھ ہی دعوتی کارڈ بھی جو مندوبین کے لئے لجنہ برلمانیہ کی طرف
سے طبع کرائے گئے تھے۔ آ گئے۔ دعوتی کارڈ کی نقل یہ ہے۔

اللجنة البرلمانية المصرية

للدفاع عن فلسطين

حضرت صاحب ....

....

محمد علی علوبہ باشا رئیس اللجنة البرلمانية المصرية للدفاع عن فلسطین یتشرف بدعوة .... لحضور المؤتمر البرلمانی العالمی للبلاد العربیة الاسلامیة الذی سینعقد بمدینة القاهرة ابتداء من یوم الجمعة ۱۲ شعبان سنہ ۱۳۵۷ھ ۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء للبحث فی حالة فلسطین الحاضرة۔

(ترجمہ) حضرت صاحب ....

....

محمد علی علوبہ پاشا صدر لجنہ برلمانیہ مصریہ آپ کو مؤتمر برلمانی مصری میں جو بلاد عربیہ اور بلاد اسلامیہ کے مسلمانوں کی کانفرنس ہے اور جس میں فلسطین کی حالت حاضرہ پر بحث ہوگی اور جو قاہرہ میں ۱۲ شعبان سنہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء کو منعقد ہوگی شرکت کی دعوت دینے کا شرف حاصل کرتا ہے۔

مجلس عاملہ کی تجویز میں میرا اور مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کا نام تجویز کیا گیا تھا مگر اتفاق کہ مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی بعض عوارض کی وجہ سے نہ جاسکے اور پاسپورٹ بھی حاصل نہ ہوسکا۔ اس لئے عین وقت پر حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ فی کوچین کے نام دعوت نامہ بھی آچکا تھا، میں نے رفیق سفر بنالیا اور ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۳۸ء کو بمبئی سے وکٹوریہ نامی جہاز میں روانہ ہوگیا۔ جہاز میں سوار ہونے کے بعد دوسرے روز مجھے بخار ہوگیا۔ ایک دو روز تک تو اسکو معمولی بخار سمجھا، کچھ زیادہ خیال نہ کیا۔ مگر جب بخار کی شدت بڑھتی گئی تو جہاز کے ڈاکٹر کی طرف رجوع کیا اس نے مجھے اپنے کمرے سے منتقل ہوکر ہسپتال کے کمرہ میں چلے جانے کی فہمایش کی۔ آخر دوستوں کی رائے سے ہسپتال میں منتقل ہوگیا ڈاکٹر نے بخار کو ملیریا بخار سمجھا اور کونین کے انجکشن دیتا رہا۔ اور بڑی مقدار میں کونین کھلاتا

پلاتا رہا۔ اسی حالت میں ۵ار اکتوبر ۱۹۳۶ء کو پورٹ سعید پہونچکر ایک ہوٹل میں قیام کیا وہاں ایک ڈاکٹر کو دکھلایا۔ اس نے دیکھکر کہا کہ یہ بخار ملیریا نہیں معلوم ہوتا۔ یہ تو میعادی بخار معلوم ہوتا ہے اور چونکہ آپ قاہرہ جارہے ہیں اس لئے وہاں کسی قابل ڈاکٹر سے رجوع کیجئے۔ وہ خون کا امتحان کرکے صحیح رائے قائم کرسکے گا۔ بہر حال پورٹ سعید ٹہر گیا اور دوسرے رفقاء سفر قاہرہ چلے گئے۔ مولانا عبدالحق صاحب مدنی اور میں شام کی گاڑی سے روانہ ہوکر ۹ بجے شب کو قاہرہ پہنچے۔ راستہ میں اسمعیلیہ کے اسٹیشن پر ایک جماعت استقبال کے لئے موجود تھی۔ جمعیۃ الاخوان کے عہدہ دار اور رضاکاران نے اسٹیشن پر خیر مقدم کا مظاہرہ کیا۔ اور لیحیی مولانا کفایت اللہ المفتی الاعظم لیحیی جمعیۃ العلماء کے پرجوش نعروں سے اسٹیشن کی فضا گونج اٹھی، وہاں سے گاڑی روانہ ہوئی اور جب قاہرہ کے اسٹیشن پر پہونچی تو وہاں اکابر و زعماء قاہرہ اور مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت استقبال کے لئے موجود تھی۔ مگر چونکہ مجھے اس وقت بخار زیادہ تھا اس لئے جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب صدر جمعیۃ الشبان نے استقبال کرنے والے بزرگوں سے معذرت کردی اور مجھے نہایت آرام سے موٹر میں بٹھا کر جمعیۃ الشبان کے عالیشان دفتر کی عمارت میں لے آئے اور اسی مکان میں آخر تک میرا قیام رہا۔ اسی عالیشان مکان میں ہندوستان کے تمام مندوبین ٹھیرے ہوئے تھے اور جمعیۃ الشبان نے میزبانی کے تمام فرائض باحسن وجوہ ادا کئے۔

میں ۱۶ر اکتوبر کی شام کو ۹ بجے قاہرہ پہونچا اور صبح کو یعنی ۱۷ر اکتوبر ۱۹۳۶ء کو موتمر کا پہلا اجلاس شام کے ۹ بجے ہونیوالا تھا۔ مگر ڈاکٹر نے میرا معائنہ کرنے کے بعد یہ قطعی رائے ظاہر کردی کہ میعادی بخار ہے اور اس میں نقل و حرکت مضر ہے، میں نے ہرچند افتتاحی جلسہ میں شرکت کی اجازت مانگی مگر ڈاکٹر نے کسی طرح اجازت نہ دی اور جناب علامہ ابراہیم جبالی جو مصری وفد کے صدر کی حیثیت سے ہندوستان تشریف

لائے تھے۔ اُنہوں نے بھی مجھے باصرار شرکت موتمر سے روکدیا اور فرمایا کہ آپ کی صحت وعافیت سب سے زیادہ مقدم ہے۔ اور موتمر کے اجلاس میں آپ کی نیابت آپکے رفیق مولانا عبدالحق صاحب کریں گے۔ اس مجبوری کی وجہ سے میں اجلاس میں شریک نہو سکا۔ مگر میں نے فوراً پہلے اجلاس میں پڑھنے کے لئے ایک تقریر قلمبند کرادی اور حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدنی کو اپنا قائم مقام بنا کر بھیجدیا۔ اجلاس میں ہندوستانی وفد کے تقریر کرنے والوں میں اوّل نمبر پر میرا نام رکھا گیا تھا۔ اور پہلی کرسی میرے لئے مخصوص تھی۔ جب میں بیماری کی وجہ سے نہ جاسکا تو مولانا عبدالحق صاحب کو وہ کرسی دیگئی۔ اور انہوں نے میری طرف سے میری تقریر سُنادی۔ اور اس کے بعد بلیغ و شستہ عربی زبان میں تقریر کی۔ میری جانب سے جو تقریر پڑھی گئی اسکی نقل یہ ہے۔

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين
اصطفى، اما بعد فاخواني قلبي يملأ
حزناً كما انا في الحالة التي عجزت فيها
ان القي عليكم من نفثات صدري
التي لاتزال تهيج في زواياه حيث
مرضت منذ ابحرت ووصلت بي
الحال الى حد منعني الدكتور
عن ان اخوض فيما يدفعني اليه
قلبي و فكرتي ومع هذا القي عليكم
كلمة وجيزة في هذه الحفلة الاولى
لمؤتمر فلسطين وارجو الله ان
يوفقني في الحفلات التالية

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین
اصطفی۔ برادران ملت مجھے سخت اندوہ
والم ہے کہ میں آج مرض کی وجہ سے اپنے اُن
جذبات کو جو میرے سینے میں موجزن ہیں اپنی
زبان سے پیش کرنے کے قابل نہیں ہوں،
میں جہاز پر سوار ہوتے ہی بیمار ہوگیا اور یہاں
تک نوبت پہنچ گئی کہ ڈاکٹر نے مجھکو اس امر میں
حصہ لینے سے منع کردیا جس کی طرف میرا
دل اور میرے خیالات مجھکو دھکیل رہے ہیں
باوجود اس کے میں موتمر کی اس پہلی نشست
میں مختصر سی ایک بات تو عرض کئے دیتا ہوں
اور حق تعالی کے فضل و کرم سے اُمید کرتا ہوں

لاظهار ما احاول اظهاره۔

سادتی! قضیة فلسطین و الطوارق الملمة علی مسلمی فلسطین اصبحت علی حالة تتقطع لها الاکباد وتنشق لها القلوب۔

فلسطین لمسلمی فلسطین المسلمون لا یمکن ان یرضوا بحکومة الغیر علی فلسطین والقسمة البریطانیة لفلسطین لا یمکن ان یقبلها المسلمون فی بقاع الارض فضلاً عن مسلمی فلسطین۔

والمسلمون فی الهند فی اشد قلق واضطراب لهذه الحالة القادحة واظن انهم قد سبقوا فی هذا الشعور والاحساس علی اکثیر من اخوانهم فی البلاد۔

بل اصبحوا غرضاً للملمات فی التضحیة لهذا السبیل وقبضت الحکومة فی الهند علی بعض زعماء المسلمین وحکمت علیه بالاسارة الی سنتین وستروون ان شاء الله

کہ آئندہ نشستوں میں وہ مجھے اپنے خیالات کو مفصل پیش کرنے کی توفیق اور قوت عطا فرمائے

ساداتِ کرام! فلسطین کا معاملہ اور مصائب کے پہاڑ جو مسلمانانِ فلسطین کے سروں پر آج توڑے جا رہے ہیں انکی وجہ سے مسلمانوں کے جگر پاش پاش اور قلوب ریزہ ریزہ ہو رہے ہیں۔ فلسطین مسلمانانِ فلسطین کا ہے۔ وہ ہرگز کسی غیر کی حکومت فلسطین پر برداشت نہیں کر سکتے برطانیہ نے تقسیم فلسطین کی جو تجویز کی ہے اسکو مسلمانانِ عالم میں سے کوئی ایک مسلمان بھی قبول نہیں کر سکتا پھر یہ کیسے تصور کیا جا سکتا ہے کہ فلسطین کے عرب باشندے اسے مان لیں گے۔ مسلمانانِ ہند فلسطین کی موجودہ اضطراب انگیز مصیبت کی وجہ سے انتہائی قلق اور بے چینی میں مبتلا ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ مسلمانانِ ہند اس شعور واحساس میں بہت سے بلادِ اسلامیہ کے مسلمانوں سے مقدم ہیں بلکہ اس معاملہ میں حکومت برطانیہ ہند کی طرف سے مصائب کا شکار ہو چکے ہیں اور ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہیں حکومت ہند نے اسی معاملہ میں بعض زعماء کو گرفتار کرکے دو سال کی سزا بھی دیدی ہے اور انشاء اللہ آپ دیکھ لیں گے کہ مسلمانانِ ہند

مایقوم به من التفدیة والتضحیة اخوانکم فی الهند، والسلام.

اس معاملہ میں کمال تک قربانیاں پیش کرنے والے ہیں۔ والسلام ختام

اس جلسے میں دیگر مندوبین نے بھی تقریریں کیں اور اسی میں ایک مجلس بنا دی گئی جو مؤتمر کے لئے تجویزیں تیار کرے۔ اس جلسے کی روداد الاہرام نے ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۷ء کے پرچہ میں شائع کی اس کے الفاظ یہ ہیں۔

کلمات الهند

واعطیت الکلمة للهند وکان اوّل خطبائها مولانا کفایت الله رئیس جمعیة العلماء فی الهند غیر انه لم یحضر لمرضه فالقی کلمته احد الضیوف الهنود وقد وصف فی مستهلها مبلغ الم المسلمین فی الهند لما وصلت فلسطین من حالة محزنة وذکران الوطن الفلسطینی وان کان الشان الاول فیه للفلسطینیین الا ان اخوانهم من ابناء الامم الاسلامیة الاخری لا یرضون ان یتحکم الغیر فیهم ولا یقبلون بحال مشروع التقسیم البریطانی واستقل الشعور المسلمین الهنود

اور ہندوستانی مسلمانوں کو تقریر کا موقع دیا گیا ہندوستان کے مقررین میں پہلا نمبر مولانا کفایت اللہ رئیس جمعیۃ علماء ہند کا تھا مگر وہ بیماری کی وجہ سے کانفرنس میں نہ آسکے تو ان کی تقریر ہندی مہمانوں میں سے ایک صاحب نے کانفرنس میں پڑھی اس تقریر کی ابتداء میں اُس رنج والم کا ذکر تھا جو ہندوستان کے مسلمانوں کو فلسطین کی الم انگیز حالت پر پہونچ رہا ہے پھر یہ ذکر کیا تھا کہ اگرچہ فلسطین کے مسلمانوں کا یہ مقدم حق ہے کہ وہ فلسطین کی آئندہ حکومت کے متعلق فیصلہ کریں لیکن اسلامی دنیا کے دوسرے مسلمان جو ان کے بھائی ہیں وہ بھی اس کے روادار نہیں کہ اہل فلسطین پر کوئی اجنبی طاقت حکمرانی کرے اور برطانیہ کی تجویز تقسیم فلسطین کو کسی حال میں قبول نہیں کی جاسکتی۔ پھر مقرر نے ہندی مسلمانوں کے اس شعور و احساس کا ذکر کیا جو فلسطین کی

حيال فلسطين واكد انهو فى اشد القلق والاضطراب لهذه الحالة الفادحة التى يعانيها اهل فلسطين وقد اصبحوا اغرضا للملمات فى هذا السبيل وختم كلمته بان مسلمى الهند سيواصلون تائيد فلسطين فى جهادها - (الاهرام ص۳ كالم ۵ ۸ - اكتوبر ۱۹۳۸ء)

مصائب الیمہ پر اُن میں پیدا ہو رہا ہے، اور اس پر مضبوطی کے ساتھ اظہار خیال کیا کہ وہ سخت فکر میں مبتلا ہیں - اور اس معاملہ میں وہ مصیبتوں کا نشانہ بن رہے ہیں - پھر اپنا کلام اس بیان پر ختم کیا کہ مسلمانان ہند برابر فلسطینی بھائیوں کے جہاد حریت کی تائید کرتے رہیں گے - (الاہرام ص۱۳ کالم ۵ ۸ اکتوبر ۱۹۳۸ء)

اسی اخبار الاہرام مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۳۸ء کے صفحہ ۹ کالم اول پر مجلس مضامین یعنی سبجکٹ کمیٹی کے اعضاء کے نام لکھے ہیں - اسکی عبارت یہ ہے -

واشير الى تاليف لجنة لبحث المقترحات التى تقدم الى المؤتمر من حضرات المحترمين الاستاذين جبران تويني وخليل ابوجوده عن لبنان وابراهيم الواعظ وابراهيم عبد الهادى بك وابراهيم عطار باشي والاستاذ توفيق السمعاني عن العراق ونسيب البكرى بك ومظهر رسلان باشا والدكتور توفيق الشيشكلى والشيخ سعيد الدين عن سوريا ومولانا كفاية الله والاستاذ عبد الرحمن الصديقي ومولانا محمد عرفان عن الهند

پھر مجلس مضامین کے ارکان کا انتخاب کیا گیا جو تجاویز مرتب کر کے موتمر میں پیش کرے یہ مجلس ان حضرات پر مشتمل تھی استاذین - جبران تويني وخلیل ابوجوده لبنان ابراہیم واعظ و ابراہیم عبد الہادی بک و ابراہیم عطار باشی و استاذ توفیق سمعانی (عراق) و نسیب البکری بک و مظہر رسلان پاشا و ڈاکٹر توفیق شیشکلی و شیخ سعید الدین (سیریا) مولانا کفایت اللہ و استاذ عبد الرحمن الصدیقی و مولانا محمد عرفان (ہند)

والسيد[14] عبد الخالق الطريسي والسيد[15]	و سید[14] عبد الخالق طریسی و سید[15] مکی
المكي الناصري عن المغرب الاقصى	ناصری (مغرب اقصیٰ)
والسيد[16] عبد الرحمن عمر عن الصين	و سید[16] عبد الرحمن عمر (چین)
والسيد[17] اصيل الغوري عن بلاد المهجر	و سید[17] اصیل الغوری (بلاد مہجر)
والسيد[18] محي الدين العنسي عن اليمن	و سید محی الدین عنسی (یمن)
وقد وافق الموتمر على تأليف اللجنة	اور موتمر نے مجلس مضامین کا یہ انتخاب منظور
على النحو المتقدم۔	کرلیا (الاہرام ۹ اکتوبر ۳۸ء ص۹ کالم ۱)

اب مجلس مضامین کے اجلاس ہوتے رہے، میں چونکہ ڈاکٹر کی ممانعت کی وجہ سے اجلاس میں نہ جاسکتا تھا۔ اسلئے میں نے مجلس مضامین میں تحریری تجاویز بھیجدیں جو حسب ذیل تھیں۔

(١) يقرر هذا المجلس بالاتفاق	(۱) یہ مجلس بالاتفاق قرار دیتی ہے
تماً ان ارض فلسطين ارض مقدسة	کہ زمین فلسطین ایک مقدس سرزمین ہے
وفيها المسجد الاقصى ومآثر اخرى	اور اسمیں مسجد اقصیٰ مسلمانوں کا قبلہ اولیٰ ہے
تتعلق كلها بالمسلمين وان مسلمي	و دیگر مآثر اسلامیہ بھی واقع ہیں جن کے ساتھ
العالم الاسلامي باجمعه يزعجهم	مسلمانوں کا گہرا تعلق ہے اور تمام عالم اسلامی
ان يروا فلسطين تحت سيطرة	کے مسلمان اس بات سے مضطرب اور بے چین
اية حكومة كانت غير مسلمة	ہیں کہ ارض مقدس فلسطین پر کوئی غیر مسلم
	طاقت حکمراں نہو۔
(٢) يجب على الحكومة	(۲) حکومت برطانیہ کو لازم ہے
البريطانية ان ترفع انتدابها عن	کہ فلسطین پر سے اپنے انتداب کو
فلسطين بكل معنى الكلمة۔	بالکلیہ ہٹالے۔

(۳) ان حکومة فلسطين تكون حكومة مختارة حرة تتشكل على وفق نظام الحكومات الدستورية الجمهورية وان يتوصل انتخاب صدر مجلسها الدستوري الى مسلمي فلسطين بدون معارضة ولا مداخلة اية حكومة كانت اجنبية

(۳) فلسطین کی آیندہ حکومت ایک خود مختار حکومت ہو جس کا نظام جمہوری حکومتوں کی طرح مرتب کیا جائے اور مجلس حکومت کے صدر کا انتخاب مسلمانان فلسطین کے ہاتھ میں ہو۔ اس میں کسی اجنبی حکومت کو مداخلت کا موقع نہ دیا جائے۔

(۴) يلزم على الفور حجز اليهود ومنعهم عن الدخول فى فلسطين والحالة هذه۔

(۴) یہود کا داخلہ فی الفور بند کر دیا جائے اور ان اس حالت میں ہرگز فلسطین میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی جائے

(۵) ان مسلمي الهند يهمهم تقسيم فلسطين جداً وان احداً منهم لا يرضى بتجزية فلسطين باى حالة كانت۔

(۵) مسلمانان ہند تقسیم فلسطین کی تجویز کو اضطراب کی نظر سے دیکھ رہے ہیں ان میں ایک متنفس بھی تقسیم کی تجویز کو کسی حال میں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔

(۶) ان الحكومة البريطانية اذا لم تقلع عن اعمالها ولم تحل عقدة فلسطين الى نهاية هذه السنة الجارية سنہ ۳۸ء فلا غرو ان العالم الاسلامي باجمعه يكون ملجأ حينئذ بمقاومة الحكومة بكل صورة ممكنة ومكافحة قوانينها احتجاجاً

(۶) اگر حکومت برطانیہ ان مظالم سے سنہ ۳۸ء کے ختم تک دستبردار نہ ہوئی اور فلسطین کا عقدہ حل نہ ہوا تو عجب نہیں کہ تمام عالم اسلامی اضطراری طور پر برطانیہ کے مقابلہ پر کھڑا ہو جائے اور برطانوی حکومت کے مسلمان سول نافرمانی شروع کر دیں اور دیگر ممالک اسلامیہ کے مسلمان اپنے

علیہا وان المسلمین علی اختلاف مناطقہم ومواقفہم السیاسیۃ یتعصبون امام امتثال قوانین الحکومۃ ویتجشمون کل مشقۃ تعود علیہم فی تضحیۃ الاسلام والدین۔

سیاسی ماحول کے موافق برطانوی حکومت کے خلاف ہر ممکن اور مناسب محاذ جنگ اختیار کرلیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ

یہ تجویز میں نے جناب مسٹر عبدالرحمن صاحب صدیقی کے ذریعہ مجلس مضامین میں بھیجدی۔ مجلس نے دیگر تجاویز کے ساتھ اسپر بھی غور کیا اور آخر میں ارکان مجلس نے ایک طویل تجویز مرتب کی اور مسٹر عبدالرحمن صدیقی نے اُس کا مسودہ مجھے لاکر دکھا دیا میں نے اسپر اتفاق رائے کا اظہار کردیا۔ اور موتمر کے آخری جلسے منعقدہ ۱۱ ر اکتوبر ۱۹۳۸ء میں وہ بالاتفاق پاس ہوگئی۔ وہ تجویز یہ ہے۔

(اولاً) اعتبار تصریح بلفور باطلاً من اساسہ ولا قیمۃ لہ فی نظر العرب والمسلمین۔

(۱) اعلان بالفور جس کی عرب اور مسلمانوں کی نظروں میں کوئی وقعت نہیں ہے باطل قرار دیا جائے۔

(ثانیاً) ضرورۃ منع ہجرۃ الیہود لفلسطین من الآن منعاً باتاً۔

(۲) فلسطین کی جانب ہجرت یہود کو قطعی طور پر فوراً روک دیا جائے۔

(ثالثاً) رفض تقسیم فلسطین علی ای نحو کان والتمسک ببقائہا قطراً عربیاً۔

(۳) تقسیم فلسطین کی تجویز کو خواہ کسی صورت سے ہو ترک کردیا جائے اور فلسطین کا عربی ملک رہنا تسلیم کرلیا جائے

(رابعاً) ضرورۃ انشاء حکومۃ وطنیۃ دستوریۃ بمجلس نیابی منتخب

(۴) فلسطین میں آیندہ حکومت وطنی دستوری اُصول پر قائم کیجائے جسمیں

بالتمثيل النسبي من العرب و
اليهود وعقد معاهدة تحالف و
مودة بين انجلترا وفلسطين ينتهي
بها الانتداب

(خامساً) العفو الشامل عن
المتهمين والمحكوم عليهم في حوادث
الثورة الفلسطينية واطلاق سراح
المعتقلين والمسجونين واعادة جميع
المبعدين والمنفيين السياسيين

(سادساً) ان تنفيذ الطلبات
السابقة هو الحل الوحيد لقضية
فلسطين وبالتالي لاعادة الهدوء
والسلام اليها ولايجاد الصداقة
والثقة بين انجلترا وبين العرب
والمسلمين والشعوب العربية و
الاسلامية في جميع اقطارهم والا
يعتبرون موقف الانجليز واليهود
منهم موقفاً عدائياً جديراً بان يعامل
بمثله وان يقرن بالنتائج الطبعية
له حيال الصلات السياسية و
الاقتصادية والاجتماعية۔

عرب اور یہود کی آبادی کے تناسب سے
منتخب نمایندوں کی پارلیمنٹ ہو اور فلسطین
اور برطانیہ کے درمیان ایک معاہدہ مودت ہو جائے
جس کے ذریعہ انتداب ختم کردیا جائے

(۵) جن لوگوں پر حکومت نے مقدمات
چلاکر سزا دیدی ہے یا جو لوگ متہم یا نظر بند
ہیں اُن سب کے لئے عفو عام یا رہائی کا
حکم دیدیا جائے اور تمام جلاوطنوں کو
واپسی کی اجازت ہو جائے۔

(۶) ان مطالبات کی منظوری ہی
قضیہ فلسطین کا واحد حل ہے اور اسی
طریق سے فلسطین میں امن وامان کی واپسی
ہو سکتی ہے اور اسی ذریعہ سے انگلستان اور
عرب اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد اور
باہمی اعتماد پیدا ہو سکتا ہے ورنہ عرب
اور مسلمان مجبور ہوں گے کہ برطانیہ اور
یہود کو اپنا دشمن سمجھیں اور وہی معاملہ
کریں جو دشمن کے ساتھ کیا جاتا ہے اور
اس کا اثر تمام سیاسی اور اقتصادی
اور معاشرتی تعلقات پر پڑے گا۔

(سابعًا) حث ملوك وحكومات
الامم العربية والاسلامية وشعوبها
على العمل على تنفيذ هذه القرارات
بكافة الوسائل الممكنة وتبليغها
الى هذه الحكومات والحكومة
الانجليزية وعصبة الامم۔

(ثامنًا) انتخب المؤتمر لجنة
دائمة تنوب عنه في اتخاذ ما تراه
من الوسائل المؤدية لتنفيذ هذه
القرارات مكونة من محمد علي علوبه
باشا رئيسا ومولود مخلص باشا و
فارس بك الخوري وجبران بك
التويني وحمد الباسل باشا وتوفيق
دوس باشا والدكتور عبد الحميد
سعيد بك والسيد عبد الرحمن الصديقي
وجمال بك الحسيني وعوني بك
عبد الهادي والفريد بك روك،
يكون مقرها الرئيسي بمصر ولها
ان تضم اليها وان توكل عنها من تشاء
باغلبية اصوات اعضائها۔

(۷) بادشاہوں اور اسلامی حکومتوں
کو متوجہ کیا جائے کہ وہ ان تجویزوں کو
عملی جامہ پہنائیں اور تمام ممکن وسائل
اس کے لئے وقف کردیں یہ تجاویز ان
حکومتوں اور جمعیۃ الاقوام اور برطانوی
حکومت کو بھیجدی جائیں۔

(۸) موتمر قاہرہ نے حسب ذیل حضرات
پر مشتمل ایک کمیٹی بنادی ہے جو موتمر ختم
ہونے کے بعد قائم رہے گی اور ان تجاویز
کو عملی جامہ پہنانے کیلئے تمام ممکن ذرائع
استعمال کرے گی۔ محمد علی علوبہ پاشا
صدر ہوں گے۔ مولود مخلص پاشا۔ فارس
بک خوری۔ جبران بک تونی۔ حمد باسل
پاشا۔ توفیق دوس پاشا۔ ڈاکٹر عبد الحمید
سعید بک۔ مسٹر عبد الرحمن صدیقی۔ جمال بک
حسینی، عونی بک عبد الہادی۔ فرید بک
روک۔ اس کمیٹی کا صدر مقام مصر
میں رہے گا۔ اور اسے اختیار ہوگا کہ
اپنے ارکان میں اضافہ کرے یا اپنے اختیارات
کو کام میں لانے کیلئے کسی کو قائم مقام مقرر کرے

یہ خلاصہ ہے اُن تجاویز کا جو موتمر کی طویل تجویز میں مندرج ہیں، ہم نے طویل

تجویز کا ابتدائی تمہیدی حصہ بقصد اختصار حذف کر دیا ہے جس میں شریف حسین اور سر ہنری میکموہن کی خط وکتابت نقل کر کے یہ ثابت کیا گیا تھا کہ برطانیہ نے جنگ عظیم کے دوران میں عرب کی آزادی کامل کا جو وعدہ شریف حسین سے کر کے اسکو ترکی سلطنت اور خلیفۃ المسلمین سے بغاوت کرنے پر آمادہ کیا تھا اسے پورا نہیں کیا اور اعلان بالفور اس عہد کی صریح خلاف ورزی ہے

اس تجویز کے بالاتفاق پاس ہو جانے کے بعد موتمر کا اجلاس ختم ہوا۔

تشکر وامتنان

ناشکری ہوگی اگر رپورٹ ختم کرنے سے پیشتر اُن بزرگان قاہرہ کا شکریہ ادا نکروں جنہوں نے اپنی ہمدردیاں میری عیادت اور علاج اور راحت رسانی کے لئے وقف کر دی تھیں۔ ان میں سب سے پہلے ڈاکٹر عبدالحمید سعید بک صدر جمعیۃ شبان المسلمین اور جمعیۃ الشبان کے دیگر ارکان شکریہ کے مستحق ہیں۔ اس اولوالعزم جمعیۃ نے تمام ہندوستانی مندوبین کو اپنا مہمان بنایا اور حق میزبانی باحسن وجوہ انجام دیا

جناب صاحب السماحۃ ڈاکٹر عبدالحمید سعید بک صدر جمعیۃ الشبان المسلمین متعدد مرتبہ میرے پاس تشریف لائے اور علاج اور دیگر ضروریات کا نہایت شفقت کیساتھ انتظام فرماتے رہے۔ میری علالت کے زمانہ میں جن اعیان و افاضل واکابر مصر نے انتہائی خلوص ومحبت کا اظہار فرمایا اور غایت شفقت واحترام ضیف کی جہت سے عیادت کیلئے تشریف لائے اُن کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

(۱) حضرت صاحب الفضیلۃ الاستاذ الاکبر الشیخ محمد مصطفے المراغی رئیس الازہر الشریف (تین مرتبہ تشریف لائے اور نہایت محبت وخلوص کے ساتھ دعائے صحت فرماتے رہے)

(۲) حضرت صاحب السماحۃ السید محمد صادق المجددی وزیر مفوض دولت علیہ افغانستان مقیم قاہرہ

(۳) حضرت صاحب الفضیلۃ الاستاذ السید محمد خضر حسین۔ تفضل سیادتہ و
واہدی کتابہ "نقض الشعر الجاہلی"۔
(۴) معالی السید محمد علی علوبہ پاشا رئیس اللجنۃ البرلمانیہ للدفاع عن فلسطین۔
(۵) صاحب الفضیلۃ الشیخ عبدالوہاب النجار احد اعضاء البعثۃ الازہریۃ الی الہند
(متعدد بار تشریف لاتے رہے)
(۶) صاحب الفضیلۃ والسیادۃ الشیخ ابراہیم الجبالی شیخ معہد طنطا رئیس البعثۃ
الازہریۃ الی الہند تفضل سیادتہ واہدی کتابہ الفرید "شفاء الصدور فی تفسیر سورۃ النور"
ابدی من عواطف مودتہ ما یعجز اللسان عن اداء شکرہ
(۷) صاحب الفضیلۃ الاستاذ محمد حبیب احمد (قاہرہ)
(۸) صاحب السماحۃ احمد بے عیسی اکبر الاطباء بمصر
(۹) صاحب الفضیلۃ العلامۃ الجوہری الطنطاوی المفسر الشہیر۔ تفضل سیادتہ
و جاء عائداً کل یوم غدوۃً وعشیۃً وابدی من اللطف والشفقۃ ما یفوق البیان
(۱۰) صاحب الفضیلۃ الاستاذ الشیخ احمد الحدیدی المفتش بادارۃ الوعظ احد
اعضاء البعثۃ الازہریۃ الی الہند۔
(۱۱) صاحب الفضیلۃ والسیادۃ الشیخ احمد محمد شاکر القاضی الشرعی۔
(۱۲) صاحب السماحۃ الاستاذ محمد عبداللطیف الفحام وکیل جامع الازہر
(۱۳) الاستاذ محمد صبری عابدین مراقب الشئون الدینیہ بالمجلس الاسلامی الاعلیٰ۔
(۱۴) صاحب السماحۃ السید ابراہیم عرابی نجل المرحوم السید احمد عرابی باشا۔
(۱۵) الاستاذ الدکتور عبدالوہاب عزام (مصر۔ حلوان)
(۱۶) صاحب السماحۃ الدکتور محمد الدردیری
(۱۷) الشیخ محمد زاہد الکوثری الترکی۔

(۱۸) السید جمال حسینی ابن عم السید امین الحسینی المفتی الاعظم (فلسطین)

(۱۹) الاستاذ سعید یعقوبی فلسطینی

(۲۰) الاستاذ عبد العزیز الاسلامبولی

(۲۱) الاستاذ عبد الرحمن العیسوی مدیر سیاستہ العالم الاسلامی (قاہرہ)

متعدد بار تشریف لاتے رہے اور لطف و کرم کا اظہار فرمایا۔

(۲۲) صاحب السماحۃ الشیخ عبد الرزاق ابو العزائم۔

(۲۳) صاحب السماحۃ افندی صلاح الدین بن الشیخ العلامہ عبد الوہاب النجار۔

(۲۴) الاستاذ محمد محمود احد اعضاء جمعیۃ الاخوان المسلمین

(۲۵) الحافظ السید محمود احمد المکی حلمیہ جدیدہ قاہرہ

(۲۶) محمد احمد العیحانی (قاہرہ)

(۲۷) صاحب السماحۃ عبد الغفور بے مدحت الافغانی

ان حضرات کے علاوہ بھی بہت سے علماء و اعیان مصر تشریف لائے جن کے اسماء گرامی محفوظ نہ رہے۔ جالیہ ہندیہ کے ارکان اور خصوصاً شیخ ریاض الدین صاحب فاروقی نے خاص طور پر راحت رسانی کا خیال رکھا اور قاہرہ میں ہندوستانی اہل علم جو بسلسلہ تحصیل علم یا دیگر اسباب مصر میں مقیم ہیں پوری ہمدردی اور محبت کے ساتھ اکثر اوقات میرے پاس موجود رہے، ان میں سے مولانا سید احمد رضا صاحب بجنوری مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدرس جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت اور مولانا سید ابو النصر صاحب اور مولانا محمد عمران صاحب اور مولانا عبد الصمد صاحب اور مولانا سعد الدین صاحب خصوصاً مستحق شکریہ ہیں۔

اکابر مصر نے وفود کے اکرام و احترام میں کھانے اور چار کی دعوتیں دیں، اور اگرچہ میں کسی دعوت میں بیماری کی وجہ سے اور میرے رفیق محترم مولانا عبد الحق صاحب بدنی

میری تیمارداری کی وجہ سے اکثر دعوتوں میں شریک نہ ہوسکے لیکن تمام داعی حضرات نے
مکاتیب دعوت اس زبردست خواہش کے ساتھ بھیجے کہ جس طرح ممکن ہو مجلس دعوت
میں میری شرکت ہو جائے۔ مکاتیب دعوت میں سے دو تین مکاتیب کی نقل
ان حضرات کے خلوص کا اندازہ کرنے کے خیال سے ذیل میں دیجاتی ہے

نقل مکتوب دعوة منجانب جلالة الملک فاروق الاول کنگ مصر دامت دولتہ

بامر حضرة صاحب الجلالة الملك
يتشرف كبير الامناء بدعوة حضرة صاحب الفضيلة مولانا محمد كفاية الله
لتناول الشاى يوم الخميس ١٣ اكتوبر سنة ١٩٣٨ الساعة ٣٠-٤ بعد الظهر
بقصر راس التين العامر
(عنوان اللفافة) حضرة صاحب الفضيلة مولانا محمد كفاية الله
مفتى الهند الاعظم ورئيس جمعية العلماء بالهند ورئيس الوفد الهندى

نقل مکتوب دعوت منجانب الاستاذ الاکبر شیخ الجامع الازہر

يتشرف محمد مصطفى المراغى شيخ الجامع الازهر بدعوة فضيلة المفتى
الاكبر مولانا كفاية الله لتناول الشاى بكلية اصول الدين بشبرا فى
تمام الساعة الخامسة من مساء يوم الجمعة ٣٠ من شعبان سنة ١٣٥٧هـ الموافق
١٤-اكتوبر سنة ١٩٣٨ء تكريما للوفود الاقطار العربية والاسلامية للمؤتمر البرلمانى
وتفضلوا بقبول عظيم الاحترام۔
(عنوان اللفافة) حضرة صاحب الفضيلة المفتى الاكبر مولانا كفاية الله

نقل مکتوب دعوت منجانب صاحب الرفعة رئیس الوزراء

يتشرف محمد محمود باشا رئيس مجلس الوزراء بدعوة حضرات
صاحب السيادة مولانا محمد كفاية الله لتناول الغذاء بسراى
الزعفران الساعة ١ الدقيقة ٣٠ مساء من يوم الثلاثاء ١٧-
شعبان سنة ١٣٥٧هـ الموافق ١١- اكتوبر سنة ١٩٣٨ء

نقل مکتوب دعوت منجانب صاحب الرفعۃ مصطفےٰ نحاس پاشا

مصطفےٰ نحاس پاشا یتشرف بدعوۃ حضرت صاحب السماحۃ
مولانا السید کفایت اللہ لتناول الشای بدارہ بمصر الجدیدۃ
من الساعۃ السابعۃ من مساء یوم الثلاثاء ۱۱- اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء
تکریماً الوفود البلاد العربیۃ والاسلامیۃ والشرقیۃ
(عنوان اللفافۃ) حضرت صاحب السماحۃ مولانا السید کفایت اللہ
المفتی الاعظم

ان کے علاوہ جمعیۃ الشبان المسلمین وجمعیۃ الاخوان المسلمین وصاحب الرفعہ مولود مخلص باشا رئیس المجلس النیابی العراقی وصاحب السماحۃ احمد حلاوہ وادارہ بیت المغرب وصاحب السیادۃ عبد اللہ بک ملوم عضو المجلس الشیوخ وادارۂ مکتب المرشد العام ونادی لبنان کی جانب سے شاندار دعوتیں دی گئیں۔

آخر میں مناسب ہے کہ صاحب الفضیلہ سید امین حسینی مفتی اعظم فلسطین کا گرامی نامہ بھی یہاں درج کیا جائے جو مجھے قاہرہ پہونچتے ہی موصول ہوا تھا کیونکہ مفتی اعظم موصوف نے یہ خبر پاکر کہ میں موتمر فلسطین میں آرہا ہوں پہلے ہی سے بھیجدیا تھا۔ اس گرامی نامہ کا ترجمہ درج کررہا ہوں۔ اصل عربی خط دفتر میں محفوظ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ حضرت صاحب السماحۃ۔ والفضیلہ استاذ علامۂ کبیر مولانا کفایت اللہ مفتی اعظم ہند حفظہ اللہ تعالیٰ آمین۔ میں آپ کی خدمت میں اہلاً وسہلاً اور خیر مقدم پیش کرتا ہوں اور خوش آمدید کہتا ہوں اور آپ کو سلامتی پر مبارک باد دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کے قیام مصر کو جو ایک عمدہ اسلامی شہر ہے پر لطف اور خوشگوار بنائے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ آپ نے محض خدا کے لئے اسکی حرمات مقدسہ کی طرف سے مدافعت اور مسجد اقصیٰ کے خدام اور اماکن مقدسہ کے نگہبان مظلوم فلسطینی مسلمان بھائیوں کی نصرت وامداد کیلئے دور و دراز سفر کی زحمت گوارہ فرمائی۔ ظالموں نے فلسطین کے مسلمان مظلوموں پر یہ مظالم توڑے کہ ان کو تتر بتر کردیا۔ قتل کیا، ان کے

گھر ویران کر دیئے۔ اُن کے مکان منہدم کئے، اُن کے مال ضبط کر لئے تاکہ وہ تنگ آکر ان بلاد مقدسہ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں۔ دشمن چاہتے ہیں کہ ان پاک شہروں سے خدا کی روشنی اور نور کو بجھا دیں۔ مگر اللہ تعالیٰ ان کی یہ آرزو پوری ہونے نہ دیگا بلاد اسلامیہ کے مسلمانوں کی طرف سے ان کو مدد پہنچائے گا۔ اور ان کو تحمل مصائب کی قوت عطا کرے گا۔ اور ان کو اپنے دینی مرکز کی حفاظت کے لئے جہاد کی توفیق ارزانی کرے گا۔ مسلمانان فلسطین کی ہمت اس بات سے قوی ہو رہی ہے کہ روئے زمین کے مسلمان فلسطین کے معاملات میں دل سوزی اور ہمدردی ظاہر کر رہے ہیں۔ اور فلسطینی بھائیوں کی امداد کے طریقے اختیار کر رہے ہیں خصوصاً آپ اور دیگر ہندوستانی قوی الایمان مسلمان بھائی۔

ہمیں اُمید ہے کہ بلاد مقدسہ کے بارے میں اور اسکے مظلوم باشندوں کی مصیبتیں کم کرنے اور مظلومین فلسطین کی امداد کرنے میں ہمارے ہندوستانی بھائی صف اوّل میں ہوں گے۔ اور ہمیں پوری توقع ہے کہ یہ موتمر آپ جیسے غیور مسلمانوں کی توجہ اور اُن کے صدق و اخلاص کی بدولت ایسا درجہ اور اتنی وقعت حاصل کرلے گی کہ اللہ تعالیٰ اسکی مساعی کو کامیاب فرمائے اور متوقع فوائد حاصل ہو جائیں۔ اور جو شخص خدا کے لئے مظلوم کی مدد کرے گا۔ خدا تعالیٰ اسکی ضرور مدد کرے گا۔ خدا تعالیٰ آپ کی حفاظت کرے اور آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اسلام اور مسلمانوں کی نصرت و امداد کے لئے آپ کے وجود مسعود کو تا دیر قائم و باقی رکھے۔ آمین

سید امین الحسینی

موتمر کی کارروائی ختم ہونے کے بعد موتمر کی استقبالیہ کمیٹی کی طرف سے تمام ارکان موتمر کو بطور یادگار "نقرہ تمغے" تقسیم کئے گئے۔ میں ۲۰؍ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو قاہرہ سے روانہ ہو کر یکم نومبر ۱۹۳۸ء کو بمبئی پہونچا۔ والحمد للہ اولاً و آخراً والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ و رسولہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ

۲۶؍ فروری ۱۹۳۹ء

دہلی